سنہ ۱۳۰۹

لقد کان فی قصصہم عبرة لاولی الالباب

بحمد اللہ والمنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامہ نادر وقعات عجیبہ عجیبی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مولفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد نظر ثانی و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰ ... ۱۰۱

CHECKED

متوجہ ہونا ارواح غوث الثقلین و حضرت بہاء الدین رضی اللہ عنہما کا

خواجگان خواجہ بختیار کاکی قدس سرہ کے مرقد مبارک پر مراقب بیٹھے تھے اور اُسوقت روح پُر فتوح خواجہ صاحب مرحوم سے آپکی ملاقات ہوئی تو اُس روح نے آپکے اوپر توجہ قوی فرمائی اُسیوقت نسبت خاندان چشتیہ کی بھی آپکو حاصل ہوگئی اور اُسکے بعد نسبت مجددیہ اور شاذلیہ وغیرہ غرض کل مشہور خاندانون کی خود بخود آپکو حاصل ہوگئی بعد ان وقوعات مذکورہ کے سلوک راہ ولایت بھی کامل طور سے آپکو حاصل ہوگیا۔ بتکمیل ان دونون سلوکون کے ایکروز عالم مراقبہ مین آپکی ملاقات روح پر فتوح حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اُسوقت سید صاحب نے دیکھا کہ ایک چتر نور مقدس کا خواجہ صاحب ممدوح کے سر پر سایہ کر رہا ہے۔ پس اُسیوقت آپکو یہ بھی دکھائی دیا کہ آپکے سر پر دو چھتر نور مقدس کے سایہ کر رہے ہین۔ چونکہ سید صاحب اپنے کو کمترین مریدان خواجہ صاحب سے شمار کرتے تھے یہ معاملہ معکوس دیکھ کر آپکو بہت شرم ہوئی اور فوراً مراقبہ سے باہر آکر ترسان و لرزان بخدمت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب حاضر ہوئے اور نہایت خوف اور شرمندگی سے اُس واقعہ کو بخدمت مولانا صاحب کے عرض کیا۔ حضرت مولانا نے نہایت فرحان و خندان اُسکے جواب مین فرمایا کہ اے فرزند جائے تعجب نہین ہے ولایت نبوت کے ایسے ہی آثار ہوتے ہین اے عزیز ابھی تو اسکی ابتدا ہے اور مشتی نمونہ از خروارے و یک قطرہ از بحر ناپیدا کنار تمپر ظاہر ہوا ہے آگے کو روز بروز اس سے بڑھ بڑھکر ہزاران ہزار اس قسم کی باتین تمپر ظاہر ہوا کرینگی ؀

ملاقات ہونا روح حضرت خواجہ صاحب سے

انہین ایام مین ایکروز بر لب دریائے جمنا ہندوؤنکا کوئی میلہ تھا اُس روز سب مرد عورت اقوام ہنود طرح بطرح کے زیور اور پوشاک سے آراستہ پیراستہ ہوکر اُس میلہ مین شامل ہوکر اشنان اور بت پرستی مین مشغول تھے بہت سے شوقین مسلمان بھی بغرض تفریح طبع یہ میلہ دیکھنے کو گئے تھے دو تین نوجوان طلباء مدرسہ کے سر پر بھی شیطان سوار ہوا اُنہون نے بھی ارادہ میلہ دیکھنے کا کیا اور سید صاحب کی خدمت مین بھی حاضر ہوئے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلکر تماشاء قدرت الٰہی اور حماقت کفار کا ملاحظہ کرین۔ آپنے یہ درخواست دوستون کی سنکر ایک آہ سرد ایسی بھری کہ جس سے حاضرین کے دل کانپ اُٹھے اور پھر بکمال عجز یارون سے کہا کہ مجھکو اس نامشروع مجمع کی شرکت سے معاف رکھو مین ایسی جگہہ مین ہرگز نہ جاؤنگا مگر یارون کے سر پر کچھ ایسی حماقت چڑھی تھی اُنہون نے آپکے عذر کو کچھ نہ سنا اور جبراً و کرہاً آپکو اپنے کاندھے پر اُٹھاکر میلہ مین لیگئے آپکا اُس میلۂ کفار کے نزدیک پہونچنا تھا کہ ایک حالت بیہوشی کی آپ پر طاری ہوگئی۔ جب اُن اندھون نے آپکی یہ حالت زار دیکھی تو اُنکی آنکھ کھلی فوراً اُسیوقت کاندھے پر اُٹھائے ہوئے آپکو واپس لے آئے۔ جامع نے معتبر راویون سے اِسی قسم کی ایک اور حکایت آپکی سنی ہے کہ ایکروز آپ کسی مجلس مین تشریف رکھتے تھے وہان لوگون نے کچھ مزامیر اور رغنا شروع کردیا بمجرد استماع اُس آواز

ہندوؤن کے میلے مین جبراً سید صاحب کو لیجانا اور وہان آپکا بیہوش ہو جانا

نا شروع کئے آپ بیہوش ہو گئے - اسی حفاظتِ الٰہی کا نام عصمت اور اذعانِ قلبی ہے - صاحب مقالات
طریقت لکھتا ہے کہ اِن ایام مین شوق درویشی اور مسکینی آپکی طبیعت اور طینت مین بھرا ہوا تھا - اکثر اوقات
اُس مقام کے درویشون اور طالب علمون و مسافرون اور نیز مسجد کی خدمت مین دل و جان سے لگے
رہتے تھے اور آپکی طاعات اور عبادات کا بھی یہ حال تھا کہ کثرتِ قیام لیل سے پانو مین ورم ہوکر خون جاری
ہو جاتا تھا یہ سب حالات دیکھکر مولانا عبدالقادر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اِس بزرگ کے احوال سے آثار
کمال ظاہر ہوتے ہین اور مادّہ اِس سعادت منش کا قابل ترقی مدارج علیا کے نظر آتا ہے - مولوی سید
جعفر علی صاحب لکھتے ہین کہ اسقدر تحصیل سلوک کے بعد آپ ایکمرتبہ وطن کو تشریف لیگئے اُسوقت آپ
لباس درویشانہ پہنے ہوئے تھے آپ اپنے وطن مین پہونچکر اول اپنی مسجد مین مقیم ہوئے لوگون نے شکل
سے آپکو شناخت کیا اسوقت ایک کلاہ بھی آپکے سر پر تھی جو ایکروز صحن مسجد مین دھوپ دینے کو رکھی گئی
تھی اُسوقت سید عبدالقادر بن حافظ سید امان احمد نے دیکھا کہ ایک نور اُس کلاہ سے نکلکر عرش تک جا رہا
تھا اُس روز سید عبدالقادر نے سید صاحب کے مراتب کو پہچانکر وہ کلاہ آپ سے مانگ لی - یہ بھی لکھا ہے
کہ ایک مرقع بھی جسمین ایک پیوند جامۂ رسول اللہ کا لگا ہوا تھا اس سفر مین دہلی سے آپکے ساتھ آیا تھا اور
وہ مرقع بطورِ تبرک مدّتون تک والدۂ محمد اسمٰعیل نبیرۂ سید صاحب کے پاس رہا مگر اب کچھ عرصہ سے گم ہو گیا -
قریب دو برس تک اِس دفعہ آپ بریلی مین رہے اور آپکا نکاح بھی ہوا اور آپکی بڑی لڑکی پیدا ہوئی بعد دو برس
کے آپ پھر دہلی تشریف لیگئے - جب سید صاحب پر روز بروز مقامات عالی کھلنے لگے تو اِس دولت بے زوال
کی اہل دنیا کو بھی خبر ہونے لگی اسواسطے ہر طرف سے خلقت نے آپ پر ہجوم کیا کسی نے بیعت کی درخواست
کی کسی نے کسی حاجت روائی کے واسطے دعا چاہی اور آپکو واسطے تکمیل اپنے حال کے اسوقت اخفاءِ راز
منظور تھا اور نیز اُس جوہر سپہ گری کی بھی جو آپکے اندر ودیعت رکھا تھا مشق کرنی منظور تھی اسواسطے سکوت
دہلی کو ترک کرکے سنہ ۱۲۲۱ھ کے قریب آپ نواب امیر خان کے لشکر مین تشریف لیگئے اور وہان کچھ مدّت مشغول
فن سپاہگری مین بسر کی - تب وہ جوہر شجاعت جو مکنون و مستور تھا بخوبی ظاہر ہو گیا - اِن ایام رفاقت
نواب امیر خان مین جو جو شجاعت اور جوانمردی اور خرق عادات آپ سے ظاہر ہوئین احاطۂ تحریر مین نہین
آسکتین - مولوی مرتضیٰ خانصاحب بروایت اللہ نور خان نام ایک آپکے خادم کے تحریر کرتے ہین کہ اِن
ایام مین سید صاحب کو اسقدر کثرت قیام لیل تھی کہ فجر کو آپکے پانون پر ورم ہو جاتا تھا اور دو دو پہر ذکر اذکار
فکر مین آپکو گذر جاتے تھے اور لگاتار دو دو پہر تک مراقبے مین بیٹھے رہتے تھے اور ایسا مزہ آپکو ہوتا تھا کہ اُٹھنے
کو دل ہی نہین چاہتا تھا - اور یہ وہ وقت تھا کہ نواب امیر خان ایک لشکر عظیم لئے ہوئے نواح مالوہ مین

نواب امیر خانصاحب کی نوکری مین آپکا داخل ہونا